فون نمبر ۹ ۴ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

REGD. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطاب نمبر ۳۳

یوم چہارشنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

الفضل ربوہ

۲۰ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
سالانہ
بیرون پاکستان ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۲۲ ظہور ۱۳۴۱ ہش ۔ ۲۲ اگست ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۱۹۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

نخلہ ۲۰ اگست بوقت دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کو اعصابی بے چینی رہی۔ رات نیند بھی ٹھیک طرح نہیں آئی۔ اس وقت بھی بے چینی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

عارضی تکالیف برداشت کئے بغیر رضائے الٰہی حاصل نہیں ہو سکتی

مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کیلئے تکلیف کی پروا نہ کریں

"بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہو سکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جائیں خدا ٹھگا نہیں جا سکتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پروا نہ کریں۔ کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے۔" (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۸)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۱ اگست۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی کی طبیعت کل اور پرسوں کی نسبت بہتر ہے اور درد میں بھی کمی ہے۔

احباب جماعت التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب مد ظلہ العالی کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب جمعرات کو ربوہ آئینگے

لاہور ۲۰ اگست بوقت نو بجے شب بذریعہ فون

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو صبح کے وقت کمزوری بہت تھی شام کو طبیعت کچھ بہتر ہو گئی۔ امید ہے کہ آپ جمعرات کو ربوہ آجائیں گے۔

احباب جماعت التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم شاہ صاحب کو اپنے فضل سے جلد صحت یاب فرمائے۔ آمین

ربوہ کا موسم — ربوہ ۲۱ اگست۔ گزشتہ رات ڈیڑھ بجے کے قریب موسلادھار بارش ہوئی جو قریباً ۴۵ منٹ جاری رہی۔ اس کے بعد صبح تک وقفہ وقفہ کے ساتھ ہلکی بارش ہوتی رہی آج صبح موسم خوشگوار ہے۔

تعلیم الاسلام ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں

دوست زیادہ سے زیادہ تعاون کر کے ثواب کمائیں

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی ربوہ —

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے موضع گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں کئی سال سے ہمارا ایک ہائی سکول قائم تھا اور خدا کے فضل سے ترقی کر رہا تھا۔ اب گزشتہ سال سے مقامی جماعت کی خواہش اور تحریک کے مطابق اس سکول کے درجہ کو بڑھا کر ہائر سیکنڈری درجہ یعنی ایف۔ اے تک پہنچا دیا گیا ہے۔ اور ایک واقف زندگی اور مخلص اور محنتی نوجوان عبد السلام صاحب اختر ایم۔ اے کو ربوہ سے اس کا پرنسپل مقرر کر کے بھجوا دیا گیا ہے اور گھٹیالیاں اور اس کی گرد و نواح کی جماعتوں نے اس کالج کو ہر رنگ میں امداد دینے اور ترقی دلانے کا وعدہ کیا ہے۔

گھٹیالیاں کا موضع خدا کے فضل سے ایک ایسے علاقہ میں واقع ہے جس کے ارد گرد کافی احمدی جماعتیں آباد ہیں اور وہ اگر ہمت سے کام لیں۔ تو اس انٹرمیڈیٹ کالج کے استحکام اور ترقی میں بڑا حصہ لے سکتی ہیں اور خدا کے فضل سے سیالکوٹ کے ضلع کے امیر بابو قاسم الدین صاحب بھی بڑی ہمت اور سرگرمی کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اور پرنسپل بھی ایک اچھا مل گیا ہے۔ اور صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے بھی اس کالج کی امداد میں کافی حصہ لیا ہے اور لے رہی ہے۔

ان حالات میں جو خدا کے فضل سے سب کے سب غیر معمولی طور پر ہمت افزا ہیں سیالکوٹ کی جماعتوں پر بڑی ذمہ واری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس کالج میں خاص دلچسپی لے کر اور اپنے بچوں کو اس میں تعلیم دلا کر اور ہر قسم کی مالی امداد کر کے اس کالج کو ربوہ کے بعد ایک مثالی احمدیہ کالج بنانے کی کوشش کریں تاکہ اس کی وجہ سے نہ صرف اس علاقہ کے احمدی بچے اعلیٰ تعلیم پا سکیں۔ بلکہ جماعت کو بھی اس مفید ادارہ کی وجہ سے نیک نامی حاصل ہو۔ اور یہ کالج ہر جہت سے ترقی کی طرف قدم اٹھاتا چلا جائے۔ اس سال کا نتیجہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ابتدائی حالات کے پیش نظر اچھا نکلا ہے۔

سیالکوٹ کے احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے کاروبار اور زمینداری کے سلسلہ میں پاکستان کے مختلف حصوں میں پھیل چکے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے نوازا ہے۔ ان دوستوں کا بھی فرض ہے کہ وہ خواہ اس وقت کہیں رہتے ہوں اپنے وطن کے اس جماعتی ادارے کو یاد رکھیں اور اس کی امداد اور ترقی میں ہر طرح کوشاں ہوں۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس ادارے کو جو ایسے ضلع میں واقع ہے جس کے صدر مقام کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنا دوسرا وطن کہہ کر یاد کیا کرتے تھے ہر قسم کی ترقیوں اور برکتوں سے نوازے اور اس میں کام کرنے والوں اور اس کی مدد کرنے والوں کو اپنے فضل و رحمت کے سائے میں رکھے اور اس کے طالب علموں کو بھی یہ توفیق دے کہ وہ اپنی اس درسگاہ کے نام کو بلند کر کے خدا کے اجروں سے حصہ پائیں۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد صدر نگران بورڈ ربوہ ۲۰/۸/۶۲

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا احمدی نوجوانوں سے ایک نہایت اہم خطاب

مغربیت کی تقلید مت کرو ہمیشہ اسلامی شعار کو اختیار کرنے کی کوشش کرو

اسلامی احکام پر عمل کرنے کا ایسا نمونہ پیش کرو کہ آسمان پر فرشتے تمہاری تعریف کریں

فرمودہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۹ء بمقام ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع منعقدہ اکتوبر ۱۹۴۹ء میں خدام سے خطاب فرماتے ہوئے انہیں کئی قیمتی نصائح فرمائی تھیں۔ یہ تقریر ابھی تک شائع نہیں ہو سکی تھی اب شعبہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر احباب کی خدمت میں پیش کر رہا ہے۔

فرمایا۔ پیشتر اس کے کہ میں تقریر شروع کروں چند باتیں میں ضمنی طور پر بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اول یہ کہ

آپ لوگ جب یہاں آئیں

تو ایک زائد چادر ساتھ لیتے آیا کریں تا کہ اس قسم کے موقعہ پر نیچے بچھا کر بیٹھ جائیں۔ گرد زیادہ ہے جس کی وجہ سے نزلہ اور کھانسی وغیرہ امراض ہو جاتی ہیں۔ اگر زائد چادر ساتھ ہو اور وہ بچھا کر بیٹھا جائے تو ان امراض سے انسان ایک حد تک محفوظ رہتا ہے۔ پھر اس میں ثواب بھی ہے بعض مہمان آجاتے ہیں یا بعض لوگ کوئی چادر وغیرہ ساتھ نہیں لاتے وہ بھی ساتھ بیٹھ جائیں گے۔ پس جس طرح خیموں کے لئے تم چادریں یا کھیس ساتھ لاتے ہو اسی طرح ایک چادر زائد بھی لے آیا کرو۔ ہمارے پنجاب میں

پہلے یہ رواج ہوتا تھا

کہ زمیندار جب کہیں باہر جاتے تو ایک چادر کندھے پر ڈال لیتے تھے جو اس قسم کے موقعہ پر کام آجایا کرتی تھی اب معلوم نہیں یہ رواج ہے یا نہیں۔ بہرحال یہ چیز بڑی ضروری ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض دوست تکلیف اٹھا کر زمین پر ہی بیٹھ جاتے ہیں اور وہ اسے کوئی معیوب بات نہیں سمجھتے لیکن باہر سے آنے والوں پر اس کا بُرا اثر پڑتا ہے پس اپنے ساتھ ایک زائد کپڑا رکھنا چاہیئے جو ایسے موقعہ پر زمین پر بچھا لیا جائے اور پھر اس پر بیٹھا جائے۔

میں نے کل

انتخاب صدر کے متعلق

چند تلخ باتیں کہی تھیں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ تلخ باتیں بھی قومی ترقی کا موجب ہو جایا کرتی ہیں۔ دنیا میں جس قوم نے بھی ترقی کی ہے اپنے جذبات کو کچل کر ہی ترقی کی ہے ایسی صورت میں افراد کا فرض ہوتا ہے کہ وہ تلخ باتیں سننے کے عادی ہوں اگر وہ تلخ باتیں سننے کے عادی ہو جائیں تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہو گا کہ کچھ عرصہ کے بعد ان میں یہ جذبہ پیدا ہو جائے گا کہ وہ اپنی ذات پر جرح کو سن سکیں اور اس طرح اپنی اصلاح کر سکیں

ہمارے خاندان کے بعض نوجوانوں میں کچھ ایسی باتیں پائی جاتی ہیں جو ان کے اندر

نزاکت پیدا کر دیتی ہیں

یوں بھی بڑے لوگوں کے بچوں میں قدرتی طور پر نزاکت پیدا ہو جاتی ہے لیکن میں بہت حد تک اسے ناپسند کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد ہونے کی وجہ سے لوگ ہمارا لحاظ کرتے ہیں اور پھر ہمارا خاندان ایک لمبے عرصہ تک حکومت کرتا چلا آیا تھا۔ اس وجہ سے بھی ایک طرح غرور کا رنگ پیدا ہو جاتا ہے ہم جب سنتے ہیں کہ ہمارے بزرگ غرور کی وجہ سے دوسروں کی باتیں نہیں سنتے تھے تو ہم میں بھی یہ رنگ پیدا ہو جاتا ہے۔ میرے لئے بھی ایک موقعہ ایسا آیا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ میں اس موقعہ پر خدا تعالیٰ کے فضل سے پاس ہو گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ جب بیمار تھے اور آخری جلسہ پر تقریر کے لئے تشریف لے گئے تو ان دنوں کسی بات پر آپ ہمارے بہنوئی

نواب محمد علی خان صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ

سے ناراض تھے جب جلسہ پر جانے کی ضرورت پیش آئی تو بیماری کی وجہ سے آپ چل تو سکتے نہیں تھے اور قادیان میں ان دنوں صرف ایک گاڑی تھی جس پر بیمار آجا سکتے تھے اور وہ نواب محمد علی خاں صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ کسی طرح گاڑی بھی مل جائے اور آپ کو بھی نہ کہنا پڑے چنانچہ آپ نے مجھ سے فرمایا میاں تم نواب صاحب رضی اللہ عنہ سے گاڑی منگواؤ چنانچہ میں نے نواب صاحب رضی اللہ عنہ کو گاڑی کے لئے کہلا بھیجا اور انہوں نے گاڑی بھیج دی۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سوار ہو کر جلسہ میں تشریف لے گئے۔ گاڑی کی خچریں بہت تیز تھیں جب گاڑی جلسہ گاہ (مسجد نور) کے پاس پہنچی تو خچریں دوڑنے لگ پڑیں۔ سائیس نے مجھے کہا کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں گاڑی نواب صاحب رضی اللہ عنہ کی کوٹھی لیجاؤں آپ جب گاڑی کے لئے آدمی بھیجیں گے تو میں فوراً آجاؤں گا۔ مولوی محمد علی صاحب بھی پاس ہی تھے۔ میں نے مناسب سمجھا کہ ان سے بھی اس بارہ میں مشورہ کر لوں میں نے کہا مولوی صاحب خچریں دوڑتی اور شور کرتی ہیں۔ سائیس کہتا ہے کہ اگر مجھے اجازت ہو تو انہیں

نواب صاحب رضی اللہ عنہ کی کوٹھی لے جاؤں

جب آپ کہیں گے میں گاڑی لے آؤں گا۔ انہوں نے کہا ہاں ٹھیک ہے۔ میں نے سائیس سے کہا۔ اچھا گاڑی لے جاؤ لیکن تیار رہنا اور حکم ملنے پر فوراً لے آنا۔ ہمارا اندازہ تھا کہ کوئی گھنٹہ بھر تقریر ہو گی لیکن چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی طبیعت خراب تھی اس لئے صرف دس پندرہ منٹ تقریر ہوئی اور آپ نے کہا۔ گاڑی لاؤ۔ میں نے فوراً آدمی دوڑایا گاڑی آنے میں دو چار منٹ کی دیر ہو گئی۔ آپ ناراضگی کی حالت میں ہی پیدل چل پڑے میں دیکھ رہا تھا کہ بیماری کی وجہ سے آپ کے قدم لڑکھڑا رہے ہیں مگر

میں نے خیال کیا

کہ جو ہو گیا سو ہو گیا۔ آپ ابھی بورڈنگ کے دروازہ تک ہی پہنچے تھے کہ گاڑی آ گئی لیکن پیشتر اس کے کہ میں گاڑی پیش کروں۔ آپ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ مولوی محمد علی صاحب نے بھی کہا کہ ہاں۔ یہ ان کی غلطی تھی۔ حالانکہ میں نے ان سے مشورہ کر لیا تھا۔ بہرحال میں نے عرض کی کہ چونکہ ہمیں خیال تھا کہ حضور کی تقریر لمبی ہو گی اس لئے ہم نے گاڑی واپس بھجوا دی اس پر حضرت خلیفۃ المسیح اول نے خفگی کا اظہار فرمایا۔ مجھے اس وقت بُرا تو محسوس ہوا لیکن میں نے اسے برداشت کیا۔ اور سمجھا کہ

آپ ہمارے بزرگ اور مقتدی ہیں

آپ سے اگر ایک تلخ بات بھی میں نے سن لی تو کیا ہوا جب گاڑی آ گئی تو میں نے آپکی خدمت میں عرض کیا کہ گاڑی حاضر ہے حضور اس پر سوار ہو جائیں چنانچہ آپ گاڑی پر سوار ہو گئے۔ بہرحال تلخ بات کا سننا بھی مفید ہوتا ہے۔ ہم سے پہلوں نے تلخ باتیں سنیں اور بلند مرتبہ حاصل کیا۔ اگر بعد والے بھی تلخ باتیں سنیں گے تو بلند درجات حاصل کریں گے ہاں انسان کو بے غیرت نہیں بننا چاہیئے اور بات کو ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال نہیں دینا چاہیئے۔

غیرت یہ ہے

کہ انسان ایسی بات سنے تو اسے برا تو لگے لیکن وہ سمجھے کہ میں نے ہی یہ بات کہلوائی ہے غصہ نہ منائے تا آئندہ اسے اصلاح کا موقعہ ملے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ایک دفعہ ایسا ہی ہوا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے ایک بھتیجے کو جو آپ کے پاس قادیان رہا کرتا تھا حکم دیا کہ وہ قادیان سے باہر چلا جائے اس لئے کہ وہ وہاں رہنے کے قابل نہیں تھا وہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور اس نے یہ واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا اب میں کیا کروں۔ پھر فرمایا۔ اچھا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تمہاری سفارش کروں گا لیکن ابھی آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کچھ لکھا نہیں تھا کہ کسی شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جا کر شکایت کر دی کہ بڑے مولوی صاحب نے اپنے بھتیجے سے کہا ہے کہ

قادیان سے باہر نہ جاؤ

اور یہ نہ بتایا کہ آپ نے تھوڑی دیر کے لئے

حضرت اس لئے اسے روکا ہے۔ تاکہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں اس کی سفارش کر سکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اگر مولوی صاحب یہ کہتے ہیں کہ وہ باہر نہ جائے تو پھر وہ بھی اس کے ساتھ ہی تشریف لے جائیں۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تشریف لائے۔ اور آپ نے بتایا کہ میں نے تو یوں کہا تھا۔ مگر شکایت کرنے والے نے آدھی بات بتائی اور آدھی نہ بتائی۔ غرض تلخ باتیں سننے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ اگر تم تلخ باتیں نہیں سنو گے تو کام کرنے کی عادت نہیں پڑے گی۔ میں جب کہتا ہوں کہ

تلخ باتیں سنو

تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم بے غیرت بن جاؤ تلخ باتیں سنو لیکن بے غیرت بنو نہیں۔ تمہیں غصہ آئے۔ لیکن اپنے آپ پر۔ استاد اور مصلح پر نہیں۔ تم یہ سمجھو کہ میں نے غلطی کی ہے۔ جس کی وجہ سے مجھے یہ سزا ملی ہے۔ میں آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ میری طبیعت پر سب سے بڑا اثر انہی تلخ باتوں نے کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مجھے ان سے بہت فائدہ پہنچا ہے مثلاً

اسلامی شعار

میں۔ آج کل اسلامی شعار اختیار کرنے کے لئے ہمت سے کام لینا پڑتا ہے۔ یہ زمانہ ایسا ہے۔ جس میں اسلام کی کوئی بھی چیز باقی نہیں رہی۔ لم یبق من الاسلام الا اسمہ۔ اسلام صرف نام کا رہ گیا ہے۔ تم اگر کسی کو ہیٹ پہنے دیکھو گے تو کہو گے دیکھو وہ انگریز بنا پھرتا ہے لیکن اپنے منہ پر دیکھو۔ تو وہاں انگریزیت پائی جاتی ہوگی۔ داڑھی منڈوائی ہوئی ہوگی۔ تم سر سے انگریز نہیں ہو گے۔ تو منہ سے انگریز بنے ہوئے ہو گے۔ کسی کے سر پر پگڑی نہیں ہوگی۔ تو نیچے سوٹ پہنا ہوگا۔ غرض کسی نہ کسی رنگ میں انگریزیت ضرور غالب ہوگی اور اس کا مقابلہ کرنا تمہیں مشکل معلوم ہوتا ہے لیکن

یہی مقابلے ہیں

جو انسان کے لئے کار آمد ہوتے ہیں۔ اور اس میں ہمت پیدا کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ تو بعض دفعہ آپ کا یہ طریق ہوتا تھا کہ آپ ایک چھوٹا سا فقرہ کہہ دیتے۔ بچپن میں میں بھی ٹوپی پہنا کرتا تھا۔ جس طرح آجکل کے نوجوانوں کو پگڑی بوجھل معلوم ہوتی ہے۔ مجھے بھی بوجھل معلوم ہوتی تھی ہم سمجھتے تھے کہ ہم نئے فیشن کے ہیں۔ ایک دفعہ غالباً عید کا دن تھا

میں کپڑے پہن کر باہر نکلا

میں جس کمرہ میں تھا اس کا ایک دروازہ برآمدہ میں کھلتا تھا۔ اور ایک باہر۔ میں کپڑے بدل کر برآمدہ میں پہونچا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی گھر سے نکلے۔ اور اسی دروازہ میں پہونچے۔ میں نے بھی اسی دروازہ سے گزرنا تھا اور آپ بھی اسی دروازے سے گزرے۔ میں نے ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔ اور صرف اس دن ہی نہیں بلکہ بچپن سے پہنتا چلا آیا تھا۔ لیکن آپ نے مجھے دیکھ کر کہا عید کے دن بھی ٹوپی؟ یہ فقرہ گو سادہ تھا لیکن مجھ پر اس کا یہ اثر ہوا کہ میں اسی وقت واپس گیا اور کسی سے کپڑا مانگ کر پگڑی باندھی۔ اور اس دن کے بعد کبھی میں نے ٹوپی نہیں پہنی

ایک دفعہ آپ فرمانے لگے۔

ہمارے خاندان کا یہ طریق ہے

کہ جب ہم میں سے کوئی شخص باہر نکلتا ہے تو کوٹ پہن کر نکلتا ہے۔ اور سوٹی ہاتھ میں رکھتا ہے۔ اس لئے تم بھی جب باہر نکلو تو کوٹ پہن کر نکلو اور سوٹی ہاتھ میں لے کر نکلو۔ اور جب گھوڑے کی سواری کرو تو پٹکا باندھو۔ میں نے یہ بات آپ سے سنی۔ اور اسی دن سے اس پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ ایک دن شامت اعمال سے میں پھنس گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ نے مجھ سے پوچھا۔ میاں تم گھر سے نکلتے ہو۔ تو کوٹ پہن کر اور ہاتھ میں سوٹی پکڑ کر نکلتے ہو اس کی کیا وجہ ہے۔ میں نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ ہمارے خاندان کا یہ طریق تھا کہ جب بھی اس کے افراد گھر سے باہر نکلتے تھے تو کوٹ پہن کر نکلتے تھے۔ اور

ہاتھ میں سوٹی لیکر نکلتے تھے

اور اگر گھوڑے کی سواری کا موقعہ ہو۔ تو پٹکا باندھتے تھے۔ اس لئے میں بھی ایسا کرتا ہوں۔ یہ طبی بات بھی ہے۔ گھوڑے کی سواری سے عموماً پیٹ بڑا ہو جاتا ہے۔ اور اگر پٹکا باندھ لیا جائے۔ تو پیٹ بڑھتا نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد تحصیلدار ہمارے نام داخل خارج چڑھانے کے لئے آیا۔ ان دنوں

سرکاری حکام

جب قادیان آتے تو مرزا نظام الدین صاحب کے ہاں ٹھہرا کرتے۔ انہوں نے مجھے وہاں بلوایا میں حضرت خلیفہ اول رضؓ کے پاس پڑھ رہا تھا اس لئے ادب کی وجہ سے نہ اٹھا۔ دوسری دفعہ اس نے پیغام بھیجا میں نہ گیا۔ پھر تیسری دفعہ پیغام بھیجا تو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے فرمایا میاں یہ افسر لوگ ہیں چلے جاؤ۔ حضرت خلیفۂ اول رضؓ کے ادب کی وجہ سے میں نے خیال کیا کہ جلدی آ جاؤں گا۔ میری جوتی اندر تھی۔ میں جوتی پہنکر ساتھ کے دروازہ سے اتر آیا۔ میری شامت اعمال تھی کہ جب میں اندر گیا تو آپ نے ان لوگوں سے جو آپ کی مجلس میں موجود تھے۔ فرمایا دیکھو۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بات پر عمل کرتے ہوئے کوٹ پہن کر اور ہاتھ میں سوٹی لے کر باہر آئے گا۔ اس بات کی تصدیق کرنے کے لئے تمام لوگ دروازوں پر کھڑے ہو گئے۔ ادھر میں اسی طرح آ گیا۔ مجھے اوپر سے یوں آواز آئی جیسے کسی کو شرمندہ کیا گیا ہو۔ جب میں واپس آیا۔ تو

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ نے فرمایا

میاں تم نے مجھے آج بہت شرمندہ کیا۔ میں نے سب لوگوں سے یہ کہا تھا کہ دیکھو یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بات پر عمل کرے گا۔ اور کوٹ پہن کر باہر آئے گا لیکن تم یونہی آ گئے۔ میں نے کہا۔ میں نے آپ کے ادب کی وجہ سے یہ چاہا تھا۔ کہ جلدی آ جاؤں اس لئے بغیر کوٹ پہنے اور سوٹی ہاتھ میں لئے باہر نکل آیا۔ یہ واقعہ سنکر کئی احمدیوں نے بھی اس وقت پگڑیاں پہننی شروع کر دی تھیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد میں سے بعض نے ٹوپیاں پہننی شروع کر دی ہیں۔ بعض نے

نکٹائیاں لگانی شروع کردی ہیں

اور بعض داڑھیاں منڈواتے ہیں۔ اور انہیں یہ حس ہی نہیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ اس وقت ان کے باپ دادا کی عزت کا سوال تھا۔ انہیں چاہیئے تھا کہ وہ خاندانی روایات کو قائم رکھتے۔ اور اپنے باپ دادا کے اچھے نمونہ کو قائم رکھتے۔ لیکن انہوں نے اس طرف کوئی توجہ نہیں کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ایک دفعہ مجھے کہیں سے ایک رقم ملی۔ اور میں نے ایک کوٹ اور ایک پتلون سلوائی اور ایک ٹائی بھی خریدی۔ اس لباس میں میں نے ایک تصویر بھی کھچوائی۔ یہ کوٹ اور پتلون ۳-۴ دن ہی پہنی تھی کہ انہیں بدل دیا۔ یہ وہ دن تھے جب گورداسپور میں کرم دین بھیں والا مقدمہ چل رہا تھا متواتر تاریخ پڑنے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وہیں رہنا شروع کر دیا۔

عارضی قیام کے لئے وہاں ایک مکان لے لیا گیا تھا ہمارے مہمان بھی وہیں آ جاتے تھے اس زمانہ میں بہت کم احمدی تھے ان دنوں ہمارے ایک احمدی دوست محمد ایوب صاحب رضؓ تھے جو غالباً صوبیدار میجر تھے اور مراد آباد کے رہنے والے تھے وہ ان دنوں نئے احمدی ہوئے تھے اور نیا اخلاص لے کر آئے تھے اس مقدمہ پر وہ بھی گورداسپور آئے تھے شامت اعمال کی وجہ سے میں نے ٹائی لگائی ہوئی تھی اور غالباً سوٹ بھی پہنا ہوا تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مجلس میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے

صوبیدار میجر محمد ایوب صاحب رضؓ

نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا اور ایک طرف لے جا کر کہا میاں ہم یہاں آتے ہیں تو دین سیکھنے کے لئے آتے ہیں اور جو کچھ یہاں دیکھتے ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ وہ اسلام کی اصل روح ہے ہمارے مولوی بتایا کرتے تھے کہ انگریزوں کی نقل کرنا کفر ہے مگر معلوم ہوتا ہے یہ کفر نہیں آپ نے ٹائی پہنی ہوئی ہے تو میں پھینیاں کھچوانی شروع کر دوں گا اس لئے بہتر ہے کہ یہ ٹائی ابھی اتار کر مجھے دے دو چنانچہ میں نے اپنی ٹائی انہیں دے دی اور انہوں نے وہیں پھاڑ کر پرے پھینک دی

وہ پہلی اور آخری ٹائی تھی

جو میں نے پہنی اسی طرح ایک دن انہوں نے بڑی سختی سے کام لیا ہماری والدہ دہلی کی رہنے والی ہیں دہلی اور یو پی کی تہذیب میں بہت فرق ہے یو پی میں خاوند اپنی بیوی کو اگر کوئی بات کہے گا تو "آپ" کہے گا اسی طرح مالک اپنے نوکر کو آپ کہے گا۔ مثلاً مالک نوکر سے کہے گا ذرا آپ دوڑ کر دہی لے آئیے لیکن دہلی کی تہذیب یہ تھی کہ قریبی رشتہ داروں کو تم کہتے تھے اور میاں بیوی بھی ایک دوسرے کو "تم" کہتے تھے ہماری والدہ بھی چونکہ دہلی کی رہنے والی تھیں اس لئے ہمیں بھی ایک دوسرے کو تم کہنے کی عادت پڑ گئی ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ میں نے کہا کہ تم میری یہ بات سن لو

جب مجلس ختم ہوئی

تو صوبیدار میجر محمد ایوب صاحب مجھے ایک طرف لے گئے۔ اور کہنے لگے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آپ کے نوو الدہیں - مگر میرے پیر ہیں اگر میں نے آئندہ اُن کے لئے تمہارے منہ سے تم کا لفظ سنا - تو تمہارے نچیئے ادھیڑ دوں گا - یہ پہلا سبق تھا - جو مجھے دیا گیا - اور میں نے "تم" کی بجائے "آپ" کہنا شروع کر دیا - پہلی دفعہ جب میں نے "آپ" کہا تو یوں معلوم ہوا - جیسے میں نے کسی کو گالی دی ہے - لیکن آہستہ آہستہ اس کی عادت پڑ گئی - میاں بشیر احمد صاحب ذرا چھوٹے تھے - وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو "تو" کہا کرتے تھے - اگرچہ یہ باتیں تلخ تھیں - مگر میرے لئے میٹھی باتوں سے بھی زیادہ مفید ثابت ہوئیں

اب میں دیکھتا ہوں

کہ ہمارے خاندان کے بعض لڑکوں کی داڑھیاں قریباً منڈی ہوئی ہوتی ہیں اور سوٹ پہنے ہوئے ہوتے ہیں - تمہیں ان کو صاحبزادہ نہیں کہنا چاہیئے - آخر تمہارے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت زیادہ ہے یا ان کی نسل کی عزت زیادہ ہے - اگر تم میں صوبیدار میجر محمد ایوب صاحب رض جیسی ہمت نہیں تو کم از کم جب انہیں ایسا کرتے دیکھو تو ان سے منہ پھیر لو اور کہو کہ تم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد ہوتے ہوئے

ہمارے سامنے بُرا نمونہ پیش کرتے ہو

اور ایسا کرتے چلے جاؤ - یہاں تک کہ وہ اپنی اصلاح کر لیں - پس اپنے اندر ہمت پیدا کرو اگر تم دوسرے پر انگلی اٹھاؤ گے - تو پھر تم اپنی بھی اصلاح کر لو گے - جب میں گوٹنڈ میں تھا تو وہاں اخبار نویسوں کی ایک دعوت تھی - ان میں ایک احمدی بھی تھے - جن کی داڑھی منڈی ہوئی تھی - اب بھی وہ نمائندہ بن کر یہاں آئے ہوئے ہیں - اور ایک داڑھی والے تھے - وہ داڑھی والے اخبار نویس کہنے لگے میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں - خواہ آپ کو بُری لگے -

پہلے احمدیوں کی اور بات تھی

اب اور ہے - اب اتنی داڑھیاں نہیں رہیں جتنی پہلے تھیں - خیر اپنے گھر کی تو اور بات ہوتی ہے - میں بھی اپنی اولاد کو بُرا بھلا کہہ رہا ہوں لیکن دوسرے کے منہ سے سن کر غیرت آتی ہے - میں نے اسے کہا دوسرے مسلمانوں کے مقابلہ میں ہم اب بھی داڑھی رکھنے والوں کی نسبت زیادہ ہے - ہمارے دس آدمیوں میں سے اگر ایک کی داڑھی نہیں ہوتی تو آپ کے دس آدمیوں میں سے صرف ایک کی داڑھی ہوتی ہے - اس نے کہا ہاں نسبتی فرق تو اب بھی ہے - میں نہیں سمجھتا کہ آخر داڑھی رکھنے میں کیا روک ہے اور داڑھی نہ رکھنے میں کیا فائدہ ہے - داڑھی رکھنے میں مشکل ہی کیا ہے - تم بتاؤ - کہ داڑھی منڈوانے میں کیا خوبی ہے - یا کترا کترا کر نیچے سے چلنے میں کیا خوبی ہے آخر جیسے میں تمہیں علم سکھاتا ہوں تمہارا بھی فرض ہے کہ اگر کوئی نئی بات تمہیں معلوم ہو تو مجھے بتاؤ میں تمہیں روزانہ کئی باتیں سکھاتا ہوں

تمہارا بھی فرض ہے

کہ اگر تمہیں کوئی نیا نکتہ مل جائے - تو مجھے بتاؤ میں اس پر عمل کروں - یا نہ کروں - کم از کم میرا دماغ تو روشن ہو جائے گا - چونکہ یہ مجلس اصلاحی ہے - اس لئے تم بتاؤ - کہ داڑھی منڈانے یا کترا کترا کر نیچے سے جانے میں کیا فائدہ ہے - میں اب تقریر تھوڑی دیر کے لئے بند کر دیتا ہوں اگر تمہاری نظر میں داڑھی منڈانے کا کوئی فائدہ ہو - تو مجھے بتاؤ -

اس موقعہ پر حضور نے تھوڑی دیر کے لئے جواب کا انتظار کیا تو ایک نوجوان نے کہا - کہ داڑھی رکھی جائے تو نیند نہیں آتی - حضور نے فرمایا - اس کے معنے یہ ہیں کہ نعوذ باللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رض بے خوابی کے مریض تھے اس پر وہ شخص شرمندہ ہو کر خاموش ہو گیا حضور نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا - بات یہ ہے "من حوالی جھنان ڈھیر" رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کا وہ ادب دلوں میں نہیں رہا جو پہلے تھا - اگر تم داڑھی رکھ لوگے تو کیا ہوگا - صرف یہی کہ لوگ تم پر ہنسیں گے - اب بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ وہ تم پر ہنستے ہیں - کامیابی کے آخر آثار ہوتے ہیں - تم اپنے اندر کامیاب ہونے والوں کا سا رنگ پیدا کرو - زیادہ سے زیادہ یہی ہے کہ لوگ تمہیں قل اعوذئے کہیں گے - اور کہا کریں گے -

اس موقعہ پر حضور نے مسٹر عبدالشکور کنزے (جرمن نومسلم) کو جنہوں نے داڑھی رکھی ہوئی ہے سٹیج پر کھڑا کیا اور ان سے دریافت کیا کہ کیا تمہاری سات پشت تک کسی نے داڑھی رکھی ہے کہ انہوں نے جواب دیا نہیں - اس پر حضور نے خدام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا -

تمہیں شرم نہیں آتی - ایک غیر قوم کا آدمی داڑھی رکھتا ہے - لیکن تم داڑھی نہیں رکھتے - وہ سمجھتا ہے - کہ میں اب مسلمان ہو گیا ہوں - اسلئے

میں داڑھی رکھونگا

لیکن تمہیں کچھ احساس نہیں - سب سے پہلے انگریزوں نے داڑھی منڈانی شروع کی تھی - ان میں سے بشیر احمد آرچرڈ جو اب ہمارے مبلغ ہیں - مسلمان ہوئے اور انہوں نے داڑھی رکھی مسٹر کنزے کی داڑھی کے بال تو سیاہ ہیں لیکن بشیر احمد آرچرڈ کی داڑھی کے بال بھورے ہیں اور یوں معلوم ہوتا ہے گویا مکئی کے سٹے کے بال اتار کر لگا دئے گئے ہیں لیکن وہ داڑھی رکھتے ہیں - پھر انہیں انگریز بیوی بھی مل گئی ہے - انگریزوں کے ہاں کورٹ شپ ہوتی ہے - اور اس کے بغیر وہ سمجھتے ہیں گویا نکاح ہی نہیں ہوا - ہم نے لڑکی کے والد سے کہا کہ اب یہ رسم ختم کرو - تو انہوں نے کہا - بہت اچھا وہ خاندانی آدمی تھے صحت کی خرابی کی وجہ سے انہوں نے ملازمت چھوڑ دی ہے اور اب ایک فارم کیا ہوا ہے اس سے بھی کافی آمد ہے - انہوں نے بڑی بہادری سے کہا اچھا کورٹ شپ نہیں ہوگی - ہم نے کہا لڑکی کو باوجود منگنی کے لڑکے سے علیحدہ ملنا نہیں ہوگا - ان کے ہاں منگنی کے بعد میاں بیوی والے تعلقات بھی ہو سکتے ہیں - مجھے جب یہ خبر آئی کہ انہوں نے کورٹ شپ کی اجازت نہیں دی تو میں نے خیال کیا انہیں ایک نیکی کی توفیق ملی ہے - اب دوسری نیکی کی بھی توفیق ملے گی - اب

میں نے ان کا فوٹو دیکھا

تو معلوم ہوا کہ ان کی اپنے داماد سے بھی بڑی داڑھی ہے - اسی طرح آئندہ لوگ داڑھی رکھنے لگ جائیں گے فرانس میں ۲۰ میں سے ایک آدمی نے داڑھی رکھی ہوئی ہوتی ہے - نوجوانوں کو سب سے زیادہ شوق برنارڈ شا کی کتابیں پڑھنے کا ہے - اس کی بھی داڑھی تھی - غرض جن لوگوں کے اندر برتری کا احساس ہوتا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ ہم دوسروں کی کیوں نقل کریں - وہ دوسروں کی بالکل پرواہ نہیں کرتے - پس تم اسلامی احکام پر عمل کرو - اور خصوصیت سے ہمارے خاندان پر اسلامی احکام پر عمل کرنا زیادہ واجب ہے -

تمہیں اپنے اندر

یہ جرأت پیدا کرنی چاہیئے

کہ لوگ کہیں کہ تم میں فلاں خرابی ہے اور تم اسے برداشت کرو اور پھر اپنی اصلاح کی کوشش کرو - جب کوئی اپنی اصلاح کرے گا تو لازمی بات ہے کہ وہ دوسرے کی بھی اصلاح کرے گا جب تک تم میں دیوانگی پیدا نہیں ہوتی تم کامیاب کیسے ہو سکتے ہو دیوانگی کے بغیر کامیابی نہیں ہوا کرتی -

انبیاء کی جماعتوں کو دیکھ لو

لوگ انہیں دیوانے کہا کرتے ہیں لیکن کیا وہ دیوانے ہوتے ہیں - پھر کیا وجہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جماعت کو دیوانہ کہا گیا - حضرت مسیح علیہ السلام کے ماننے والوں کو دیوانہ کہا گیا - ایسا کیوں ہوا - محض اس لئے کہ وہ سوسائٹی کی بات نہیں مانتے تھے لوگ حیران ہوتے ہیں کہ

آخر کیا بات ہے

کہ انہوں نے ایسی شکل بنالی ہے اور سوسائٹی کی بات نہیں مانتے - یقیناً یہ دیوانگی کا اثر ہے - قرآن کریم میں ان کی حیرت کا یہ حال آتا ہے کہ وہ کہتے ہیں یہ رسول ہمیں کہتا ہے کہ تم اپنا مال یوں نہ خرچ کرو بھلا ہمارے مال میں اسے دخل دینے کی کیا ضرورت ہے - ہمارا اپنا مال ہے جس طرح ہم چاہیں اسے استعمال کریں - مثلاً سود ہے - یہ کہتا ہے سود نہ لیا کرو - بھلا اسکی یہ بات ہم مان سکتے ہیں - ہمارا مال ہے جسے چاہیں دیں - اور جس طرح چاہیں دیں - اس کا مذہب سے کیا واسطہ - لیکن کیا تمہارے نزدیک ان کی یہ دلیل ٹھیک ہے یہی چیزیں انہیں عجیب نظر آتی تھیں کہ مال کسی کا اور دینے والا کوئی - رسول کو اس میں

دخل دینے کی کیا ضرورت ہے

یہ یقیناً دیوانہ ہے مگر انبیاء اور ان کی جماعتوں نے ہی جنہیں لوگ دیوانہ کہتے تھے - فتح پائی - غرض دیوانگی کے بغیر کوئی قوم جیت نہیں سکتی - تم احمدی ہو گئے ہو - اب تم داڑھی تو کیا - بھوئیں بھی منڈوا لو - بلکہ سر سے لے کر پاؤں تک انگریز بن جاؤ - پھر بھی تمہاری مخالفت ضرور ہوگی - اگر تمہیں اپنی مخالفت کا ڈر تھا تو یہ صعید کیوں سہیڑی - تم کہتے ہو یہ معہ ہم نے اس لئے سہیڑی ہے تا اس کی حکومت قائم ہو جائے -

---

درخواست دعا

مکرمہ اہلیہ صاحبہ مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ سنگاپور اعصابی کمزوری اور ضعفِ قلب کی تکلیف سے بیمار ہیں احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو شفائے کامل عطا فرمائے - (نائب وکیل التبشیر)

ہم بدعمل ہی سہی لیکن اسلام سے ہمیں محبت ہے اور ہم اسلام کی حکومت ضرور قائم کریں گے۔ یہ سارے مصائب ہم اسی لئے برداشت کر رہے ہیں کہ

اسلام کو ہم نے غالب کرنا ہے

اب تم ہی بتاؤ کہ تمہارے اس دعویٰ میں کہاں تک سچائی پائی جاتی ہے کیا تم میں کوئی ایسی بات پائی جاتی ہے جس کی وجہ سے تم دنیا میں اسلام کو غالب کر سکتے ہو۔ آخر وہ کون سی چیز ہے جس سے لوگ جیتتے ہیں مثلاً تعداد ہے تعداد بڑھنے کے ساتھ بھی تو میں جیتا کرتی ہیں لیکن تمہاری کتنی تعداد ہے اور کس حساب سے تمہاری تعداد بڑھ رہی ہے الفضل میں شائع ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس ماہ ۳۰۰ افراد سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے بے شک یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے لیکن کیا اس تعداد سے تم جیت جاؤ گے اگر ایک ماہ میں ۳۰۰ احمدی ہوں تو

اس کا مطلب یہ ہو گا

کہ سال بھر میں صرف ۳۶۰۰ احمدی ہوں گے دس سال میں ۳۶۰۰۰ احمدی ہوں گے اور ایک ہزار سال میں صرف ۳۶۰۰۰۰۰ کی زیادتی ہو گی لیکن ہزار سال تک کوئی قوم زندہ بھی رہی ہے کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم ہزار سال تک زندہ رہی ہے۔ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم ہزار سال تک زندہ رہی ہے بلکہ خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہزار سال تک زندہ رہی ہے ہو سکتا ہے کہ اس عرصہ میں کوئی اور مامور من اللہ آ جائے . . . جیتنے کی صرف یہی تین صدیاں ہوتی ہیں اور اگر رفتار ترقی یہی رہی تو اولادوں کو ملا کر تم سو سال میں پانچ لاکھ ہو جاؤ گے اس تعداد کے ساتھ تم دنیا میں کیسے کامیاب ہو سکتے ہو پھر دنیا کو فتح کرنے کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے لیکن تمہارے پاس روپیہ بھی نہیں کراچی کا ایک سیٹھ تمہاری سب جائیدادیں خرید سکتا ہے آخر تم کس چیز کے ساتھ کامیاب ہو گے جیتنے کے لئے جتھہ کی ضرورت ہے جیتنے کے لئے مال کی ضرورت ہے جیتنے کے لئے

عقل اور علم کی ضرورت ہے

اور ان میں سے کوئی بھی چیز تمہارے پاس نہیں ہاں ایک اور چیز ہے جس سے تم جیت سکتے ہو اور وہ دیوانگی ہے لیکن وہ بھی ابھی تم میں پیدا نہیں ہوئی عقل کہتی ہے تم نے غالب آنا ہے تو جتھہ پیدا کرو لیکن جتھہ تمہارے پاس نہیں ہے صرف لاہور کی آبادی ۱۷ لاکھ کی ہے اور تمہاری تعداد قریباً تین لاکھ کی ہے آخر تم فخر کس بات پر کرتے ہو۔ پھر مالی لحاظ سے

صدر انجمن احمدیہ کی حیثیت

ایک معمولی تاجر کی بھی نہیں لائل پور کے صرف ایک تاجر پر سات لاکھ روپیہ سالانہ ٹیکس لگا ہے اور تم سب مل کر سات لاکھ روپیہ کتنی مشکل سے چندہ دیتے ہو۔ علم کہو تو تمہارے ایک کے مقابل میں دوسروں میں ہزار عالم نکلیں گے۔ پھر کیا چیز ہے جس کی بناء پر تم کامیاب ہو جاؤ گے تم ان سے روپیہ چھین نہیں سکتے اور نہ ان سے زیادہ روپیہ کما سکتے ہو تم ان کا علم چھین نہیں سکتے اور نہ ہی اتنا علم سیکھ سکتے ہو تم جتھہ کے لحاظ سے ان کو ماتحت نہیں کر سکتے صرف ایک ہی چیز ہے جس کی وجہ سے تم کامیاب ہو سکتے ہو اور وہ جنون ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں یہ جنون پایا جاتا تھا اور وہ جیت گئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قوم میں یہ جنون پایا جاتا تھا اور وہ جیت گئی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں میں بھی جنون تھا جس کی بنا پر وہ دنیا پر غالب آ گئے اب

تمہیں بھی جنون ہی کامیاب کر سکتا ہے

لیکن تم نے اسے اپنے ہاتھوں کھو دیا ہے مجنون کا تو یہ حال ہوتا ہے کہ وہ کسی کی پرواہ نہیں کرتا ہمارے ہاں ایک استانی تھی اس کا سر بھرایا کرتا تھا وہ چارپائی پر بیٹھی ہوئی تھی کہ زلزلہ آیا پاس والوں نے کہا زلزلہ آیا ہے مگر وہ کہنے لگی تم آرام سے بیٹھی رہو زلزلہ وغیرہ کوئی نہیں آیا صرف میرا سر چکرایا ہے یہ علامت ہے جنون کی۔ ایسا آدمی دوسرے کی پرواہ نہیں کرتا اور ہر جگہ اپنی بات سنا دیتا ہے اور ہر چند بے موقع لوگ اس کی بات سننے پر مجبور ہو جاتے ہیں جہاں بھی کوئی بات ہو گی وہ اپنی سنا دے گا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ سنایا کرتے تھے کہ ایک مولوی کی بیوی پاگل ہو گئی وہ شاہ پور کا رہنے والا تھا اس نے اپنی پاگل بیوی سے تنگ آ کر اپنا وطن چھوڑ دیا اور لاہور چلا گیا چھ ماہ یا سال گزر گیا ایک دن وہ مولوی گھر آیا تو دیکھا کہ اس کی وہی پاگل بیوی اندر بیٹھی روٹیاں پکا رہی ہے

وہ بڑا حیران ہوا

پانچ سات دن کے بعد اس کی باتوں سے تنگ آ کر مولوی نے اسے طلاق دے دی اور لاہور سے بھاگ کر لکھنؤ چلا گیا وہاں تین چار سال تک رہا ایک دن وہ گھر آیا تو دیکھا کہ پھر اس کی پاگل بیوی اندر بیٹھی روٹیاں پکا رہی ہے مولوی نے کہا تم یہاں کیسے آ گئی ہو میں تو تمہیں طلاق دے آیا تھا وہ کہنے لگی جب تک ہم دونوں کی منظوری نہ ہو طلاق کیسے ہو سکتی ہے، میں نے منظوری دی نہیں طلاق کیسے ہو سکتی ہے آخر وہ تنگ آ کر ہندوستان سے ہی باہر چلا گیا،

اسی طرح جب مومن دیکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی بات سنی نہیں جاتی تو وہ پاگل ہو جاتا ہے اور آخر دنیا اس کی بات سننے پر مجبور ہو جاتی ہے، غرض

یہی ایک طریق ہے۔

جسے اختیار کر کے تم کامیاب ہو سکتے ہو جب تک تم پاگلوں والا طریق اختیار نہیں کرتے اپنے مقصد میں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے تم یہ تو سوچتے ہو کہ اگر ہم نے چندہ دے دیا تو مال میں کمی آ جائے گی تم میں سے نصف کے قریب نادہند ہیں پھر کئی ایسے ہیں جن کے باپ چندہ ادا نہیں کرتے اور کئی کے بھائی چندہ ادا نہیں کرتے کسی چندہ دینے والے نے کبھی نادہند سے یہ نہیں پوچھا کہ تم چندہ کیوں نہیں دیتے تمہارے کوئی شخص پانچ روپے نہ دے تو شور مچا دیتے ہو مگر خدا تعالیٰ کے اگر کوئی پانچ ہزار روپے بھی نہیں دیتا تو تمہیں اس کی کچھ پرواہ نہیں تم کہہ دیتے ہو کہ خدا تعالیٰ اس کا خود ذمہ دار ہے لیکن اپنے پیسے کے بارہ میں تم خود ذمہ دار بن جاتے ہو

نوجوانوں میں ہمت ہوتی ہے

اس لئے ان کا زیادہ فرض ہے کہ وہ خود بھی چندہ دیں اور دوسروں کو بھی چندہ دینے پر مجبور کریں اگر تمہارا باپ نادہند ہے تو کم از کم تم یہ تو کہہ سکتے ہو آپ میرے باپ ہیں اور میں آپ کی عزت کرتا ہوں لیکن یہ کتنا ذلیل کام ہے جو آپ کرتے ہیں میں صرف خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت آپ کی عزت کرتا ہوں ورنہ جو کام آپ کرتے ہیں وہ ایسا نہیں کہ آپ کی عزت کی جائے تمہارے اندر اگر جرأت ہو اور تم عقل سے کام لو تو تم یہ کام کر سکتے ہو صرف جنون کی ضرورت ہے اور جنون ہی تمہیں کامیاب کرے گا جن لوگوں میں جنون ہو گا وہ دوسروں کو مجبور کر دیں گے کہ ان کی بات سنیں ان کی بات مانیں اور اس پر غور کریں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

مومن کو چاہیئے

کہ اگر وہ برائی دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے روکے اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہیں رکھتا تو زبان سے روکے اور اگر اتنی بھی جرأت نہیں کہ اس کی برائی کو زبان کے ذریعہ روکے تو کم از کم دل میں برا منائے لیکن تم میں سے کتنے ہیں جو برائی دیکھ کر اسے دل میں ہی برا مناتے ہیں پھر یہ کیسا ایمان ہے جس کا دعویٰ کیا جاتا ہے انگلستان میں پردہ کا سوال اٹھا تو میں نے اپنے مبلغ کو کہلا بھیجا کہ اس ملک کے عادات ایسے ہیں کہ عورتیں پردہ کر ہی نہیں سکتیں مگر تم ہر نومسلمہ سے یہ کہو کہ پردہ اسلامی حکم ہے اور پردہ نہ کرنے کو دل میں برا مناؤ اور یہ ایمان رکھو کہ جہاں کہیں بھی پردہ کا موقعہ مل گیا تم پردہ کے حکم کو بجا لاؤ گی لیکن اگر

ان کے اندر یہ احساس پیدا ہو گیا

کہ پردہ اچھا نہیں تو وہ اس حکم کی اطاعت نہیں کریں گی اسی طرح دوسری شادی ہے تم ان کے اندر یہ احساس پیدا کرو کہ دوسری شادی جائز ہے تاکہ وہ ان احکام کو اسلام کے ہی احکام مانیں اور ان کے اندر یہ احساس پیدا نہ ہو کہ یہ چیزیں غیر طبعی اور ناقابل قبول ہیں غرض جب تک تم اپنے کاموں میں جنون کا سا رنگ پیدا نہ کرو گے تمہارے کام میں برکت نہیں پڑ سکتی اور بہت سی باتیں ہیں جن کے متعلق مجھے کچھ کہنا تھا لیکن چونکہ میں نے کل بھی بولنا ہے اس لئے انہی باتوں پر اکتفا کرتا ہوں

میں تمہارا پریذیڈنٹ اسی لئے بنا ہوں تا دیکھوں کہ میری ان باتوں کا تم پر اثر ہوتا ہے یا نہیں اگر میں نے دیکھا کہ تم پر ان باتوں کا اثر نہیں تو میں اس نظام کو ختم کر دوں گا سینکڑوں آدمی تمہارے اس نمونہ کی وجہ سے احمدیت میں داخل ہونے سے رک گئے ہیں بعض نوجوانوں میں وہی آوارہ گردیاں پائی جاتی ہیں وہی گانے ہیں وہی

اسلامی احکام سے تمسخر

پایا جاتا ہے ابھی جب میں ربوہ آیا ہوں تو پرنسپل جامعہ احمدیہ نے مجھے ایک چٹھی لکھی لکھن دیکھو انسان کی جب حالت گر جاتی ہے تو اس کی اخلاقی حالت کیا ہو جاتی ہے وہ لکھتے ہیں جب میں بورڈ تک گیا تو لڑکے شور مچا رہے تھے اگر لڑکے شور مچا رہے تھے تو کوئی بات نہیں لیکن آگے کیا ہونا ہے یہ تو وہی بات ہے جو

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ

فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ایک شخص نے بتایا کہ فلاں مولوی صاحب نے نکاح پر نکاح پڑھا دیا ہے میں نے کہا وہ مولوی صاحب میرے اچھے واقف ہیں مجھے تو تمہاری بات پر یقین نہیں آتا۔ اس نے کہا اگر آپ کو یقین نہیں آتا تو مولوی صاحب سے خود پوچھ لیں دو چار دن کے بعد وہ مولوی صاحب میرے پاس آئے میں نے کہا مولوی صاحب مجھے تو یقین ہے کہ آپ نے ایسا نہیں کیا مگر چونکہ لوگ کہتے ہیں اس لئے آپ بتائیں کہ یہ نکاح کے متعلق کیا بات ہے وہ کہنے لگے آپ پہلے مجھ سے پوچھ لیتے۔

"نمبردار نے چڑی جتا روپیہ میرے ہتھ تے رکھدتا تے میں کی کردا۔"

پرنسپل صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے دو لونڈوں کو بلایا اور ان سے دریافت کیا کہ یہ کیا ہو رہا ہے وہ کہنے لگے ایسا تو روزانہ ہوتا ہے میں

میں کہتا ہوں کہ اگر وہ فی الواقعہ نگران ہوتے تو اس چیز کو دور کرتے مثلاً ان میں ایک بیٹا میرا بھی ہے ہو سکتا ہے کہ پرنسپل اسے سزا دیتا اور وہ میرے کان بھرتا میں افسر ہوں ہو سکتا تھا کہ میں غلطی کرتا اور اسے نکال دیتا لیکن ہو کیا جاتا اگر وہ لوگ پوری طرح ایمان دار ہوتے تو کیسے ہو جائے جو کچھ ہوتا ہے لیکن

ہم نے قانون پر عمل کرانا ہے

لیکن انھوں نے ایسا نہیں کیا یہ تو چڑی چھکے روپے والی بات ہے پرنسپل صاحب کو خیال تک نہ آیا کہ وہ کیا لکھ رہا ہے اور ٹیوٹروں کی یہ بے ایمانی ہے کہ انھوں نے لڑکوں کے خلاف کوئی انتظامی کاروائی نہ کی اس نقص کا بہرحال کوئی علاج کیا جائے گا میں نے عزم کر لیا ہے کہ ایسے لوگوں کو سکول سے نکال دوں تمہارے اندر اگر ایمان ہوتا تو خدا اور رسول کے مقابلہ میں خواہ ساری دنیا ناراض ہو جاتی تمہیں اس کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے تھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی فرماتے ہیں کہ تم اگر مجھ سے اپنے حق میں فیصلہ کرا لیتے ہو تو

میں بہرحال انسان ہوں

اور غلطی کر سکتا ہوں لیکن اگر تم دوسرے کا حق چھین لیتے ہو تو اس کے بدلہ میں تم جہنم میں جاؤ گے بھلا یہ بھی کوئی طریق ہے کہ چونکہ پچاس روپیہ ماہوار کی نوکری جاتی رہے گی اس لئے ہم لڑکوں کی اصلاح نہیں کر سکتے۔ حالانکہ تم صحیح طریق پر چل کر ہی کامیاب ہو سکتے ہو جب تک تم چالبازی کرتے رہو گے جب تک تم بے ایمانی کرتے رہو گے جب تک تم اپنی روٹی کی فکر کرو گے اس وقت تک تم خدا تعالےٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے اور جب تک تم

خدا تعالےٰ کی رضاء

حاصل نہیں کرتے سلسلہ کا مفید وجود نہیں بن سکتے اور نہ ہی کوئی کارنامہ کر سکتے ہو تم چوہے کی طرح مارے جا سکتے ہو مگر بہادر شیر کی طرح نتیج حاصل نہیں کر سکتے میری ان باتوں کو سوچو اگر یہ باتیں غلط ہیں تو غور کرنے کے بعد میرے پاس کوئی ایسی مثال پیش کرو کہ فلاں جگہ پر فلاں جماعت بے دینی کے ذریعہ جیت گئی انبیاء کی جماعتوں نے فلاں قوم کے فیشن کو اس سے ڈر کر اختیار کر لیا فلاں نبی کی قوم نے نوکریوں کی خاطر اپنے فرائض کو چھوڑ دیا اگر تم نے کوئی ایسی مثال پیش کر دی تو میں مان لوں گا کہ تو میں بے دینی اختیار کر کے بھی جیت سکتی ہیں تم مجھے بتاؤ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کی قوم نے لوگوں سے ڈر کر ان کا فیشن اختیار کر لیا اور وہ جیت گئی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی قوم نے بے دینی اختیار کر لی پھر بھی وہ جیت گئی یا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متبعین نے اپنے ذاتی مفاد کی خاطر اپنے فرائض کو ترک کر دیا اور وہ پھر بھی جیت گئے اگر

تم کوئی ایسی مثال پیش کر دو

تو میں تمہاری بات مان لوں گا اور اگر ایسی کوئی مثال نہیں پائی جاتی تو پھر خدام الاحمدیہ ہی تمہارا ریڈیو ہے یہی تمہارا سینما ہے جب تم یہ رنگ اختیار کر جاؤ گے تو دنیا بے شک تمہارا تمسخر اڑائے آسمان پر فرشتے تحسین کریں گے اور جب آسمان پر فرشتے تمہاری تحسین کرنے لگ جائیں گے تو تم کامیاب ہو جاؤ گے کامیابی کا صرف یہی طریق ہے کہ دنیا ہمارا بے شک تمسخر اڑائے لیکن آسمان پر فرشتے ہماری تعریف کرنے لگ جائیں۔

ولادت

مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۶۲ء کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو لڑکا عطا فرمایا ہے جس کا نام محمد ایوب رکھا گیا ہے۔

بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور دیگر احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے

(راجہ محمد یعقوب ولد راجہ احمد بخش صاحب سیکرٹری مال ساہیوال)

درخواست دعا

آج کل خاکسار بعض مشکلات میں مبتلا ہے احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ میری مشکلات دور فرمائے۔

(نصیر الدین عبید اللہ ربوہ)

خوشخبری

دوستوں کی سہولت کے لئے دانتوں کا ہسپتال غلہ منڈی ربوہ میں کھولا ہے دوست اس سے فائدہ اٹھائیں۔

دانتوں کا منجن جو کہ دانتوں کے لئے اکسیر اور بے نظیر ہے تیار کیا گیا ہے آزمائش شرط ہے قیمت ۲/ ، ۶/ ، ۱۲/ ، ۱/۸

شیخ سعادت محمود طارق ڈینٹسٹ غلہ منڈی ربوہ

ممالک بیرون میں تعمیر مساجد کا لائحہ عمل

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

اس وقت اسلام کی ترقی اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ وابستہ کر دی ہے جیسا کہ وہ ہمیشہ اپنے دین کی ترقی خلفاء کے ساتھ وابستہ کیا کرتا ہے پس جو میری سنے گا وہ جیتے گا اور جو میری نہیں سنے گا وہ ہارے گا جو میرے پیچھے چلے گا خدا تعالےٰ کی رحمت کے دروازے اس پر کھولے جائیں گے اور جو میرے راستہ سے الگ ہو جائیگا خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے اس پر بند کئے جائیں گے۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات میں سے اس وقت صرف تعمیر مساجد ممالک بیرون کے متعلق حضور کے ارشادات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

"ہمارے ذمہ بہت بڑا کام ہے اور ہم نے تمام غیر ممالک میں مساجد بنانی ہیں یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگ جائے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو جائیں۔"

"ہمیں ہر اہم جگہ پر یا نہیں ہر جگہ مسجدیں بنانی ہوں گی"

"مساجد کا قیام قوم کے لئے بڑی برکت کا موجب ہوتا ہے۔"

"جو قوم خدا تعالےٰ کے گھر کو آباد رکھنے کی کوشش کرتی ہے دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت کبھی اس کے گھر کو ویران نہیں کر سکتی۔"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے تمام دوستوں کو اس کار خیر میں شامل کرنے کے لئے ایک لائحہ عمل ۱۹۵۲ء میں پیش فرمایا تھا جو حسب ذیل ہے۔

(۱) بڑے تاجر:- مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں کے مالک ہر مہینہ کی پہلی تاریخ کے پہلے سودے کا پورا منافع خانہ خدا کی تعمیر کے لئے دیں خواہ ایک پیسہ ہو یا ہزار روپیہ۔

(۲) چھوٹے تاجر ہر مہینہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع بیت اللہ کی تعمیر کے لئے دیں

(۳) (الف) ملازمین کو ہر سال جو سالانہ ترقی ملے اس میں سے پہلی ترقی مساجد کی تعمیر کے لئے دیا کریں

(ب) اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو وہ پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں

(ج) عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا ۱/۲ دیں

۴ وکلاء۔ ڈاکٹر اور پیشہ ور صاحبان گزشتہ سال کی آمد مقرر کریں اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال ان کی آمدنی میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ نیز ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی

۵۔ کنٹریکٹر صاحبان ہر سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافع ہو اس میں سے ایک فیصدی

۶۔ صناع مستری لوہار درزی بڑھئی اور مزدوری پیشہ احباب ہر ماہ کی پہلی تاریخ یا مہینہ کا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی جو مزدوری ہو اس کا دسواں حصہ

۷۔ زمیندار احباب جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور زائد زمین والے دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے دیا کریں

۸ مزارع احباب جن کی مزارعت دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسے ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں

۹۔ مختلف خوشی کی تقاریب پر مثلاً نکاح پر شادی پر بیٹی بیٹے کی پیدائش پر مکان کی تعمیر پر یا امتحان پاس ہونے پر خانہ خدا کی تعمیر کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور دے دیا کریں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"تم نے جس شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر یہ اقرار کیا ہے کہ تم اپنی جانیں اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی وجاہت سب کچھ اس پر قربان کر دو گے۔ وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے اور تمہارے مال تم سے مانگتا ہے تمہارا فرض ہے کہ تم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو۔"

"میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرہ بھی رکھتا ہے وہ میری اس تحریک پر آگے آجائے گا۔"

مبارک ہیں وہ دوست جو خدمت دین اور اشاعت اسلام کی غرض سے تعمیر مساجد ممالک بیرون میں مندرجہ بالا لائحہ عمل کی تعمیل میں حصہ لے کر اپنے گھر جنت میں بناتے ہیں۔

(مرزا محمد اسمٰعیل نجیب ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے (مینیجر)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

حضرت مولانا غلام مرشد صاحب خطیب شاہی مسجد لاہور نے تحریر فرمایا:-

"میں نے اپنے حلقہ اثر میں جس ضرورت مند آدمی کو صاف ستھری اور تازہ ادویات کی طرف متوجہ کیا ہے اس نے یہی رائے قائم کی ہے کہ یہ دواخانہ بہترین دواخانوں میں اونچے پایہ کا ہے۔"

سونے کی گولیاں جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنانے والی جنرل ٹانک پیشاب کے امراض فاسفیٹ یوریٹ البیومن اور شکر کو دور کرتی ہیں ایک ماہ کورس -/۱۶ روپے ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہیں

طبیہ عجائب گھر امین آباد ضلع گوجرانوالہ

ضروری اعلان

اخبار الفضل میں متعدد مرتبہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ احباب اعلان ولادت اور اعلان نکاح اخبار الفضل میں اشاعت کے لئے اپنے حلقہ کے امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق سے بھجوایا کریں۔ بغیر تصدیق کے براہ راست وصول ہونے والے اعلانوں کی اشاعت نہیں کی جاتی۔ لیکن اس کے باوجود بعض احباب بغیر تصدیق کے ایسے اعلان بھجوا دیتے ہیں اور پھر شکوہ کرتے ہیں کہ ان کے اعلانوں کی اشاعت نہیں کی جاتی

(منیجر)

عمدہ اور معیاری فوٹو

بنوانے کیلئے

اختر فوٹو سٹوڈیو

نزد مسجد محمود

میں تشریف لائیں

رشید اینڈ برادر سیالکوٹ کی

نئی پیشکش

نئے ماڈل کے مٹی کے تیل سے جلنے والے چولھے

بلحاظ خوبصورتی۔ مضبوطی۔ تیل کی بچت اور افراط حرارت

بے مثال ہیں

اوائل ستمبر تک

انتظار کیجئے

رشید اینڈ برادر ٹرنک بازار سیالکوٹ شہر

پبلک نوٹس

عوام الناس کی آگاہی کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ ۲۵۱ اپ پسنجر ٹرین ڈال ہار اور ساجھا کے سٹیشنوں کے درمیان فوری طور پر بہ اوقات ذیل چلا کرے گی:-

سٹیشن	آمد	روانگی
دال ہار	۴۱ — ۵	۴۳ — ۵
ماچھی گوٹھ	۵۵ — ۵	۵۷ — ۵
صادق آباد	۰۷ — ۶	۱۰ — ۶
آدم صحابہ	۲۳ — ۶	۲۵ — ۶
رحیم یار خاں	۳۹ — ۶	۴۷ — ۶
ترنڈہ	۰ — ۷	۴ — ۷
کوٹ سمابہ	۱۷ — ۷	۲۰ — ۷
ساجھا	۳۳ — ۷	۲۰ — ۸

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ

پاکستان ویسٹرن ریلوے ملتان

مفید معلومات

۱- "نیوماسکیٹو آئل" - مچھردانی سے زیادہ مفید اور آرام دہ ہے۔ سوتے وقت عطر کی طرح استعمال کریں مچھر اور ملیریا کو دور رکھے گا۔ سوا روپیہ کی شیشی سارے کنبہ کے لئے قریباً ایک ماہ تک کافی ہے

۲- بے بی ٹانک:- بچوں کے دانت نکالنے۔ دستوں۔ بدہضمی۔ مٹی کھانے کی عادت اور سوکھا پن کے لئے ازحد مفید ہے۔

۳- زمیندار احباب:- نوٹ فرمالیں کہ ہمارے پاس حیوانات کی قریباً تمام مہلک اور خطرناک امراض کی دوائیں موجود ہیں۔ خصوصاً منہ کھر۔ گل گھوٹو (خناق) کنار۔ زہرباد۔ اپھارہ اور دودھ دینے والے جانوروں کی بیماریاں۔ مثلاً دودھ کم ہو جانا وغیرہ تفصیلات مفت طلب کریں۔

نوٹ:- بے بی ٹانک اور نیوماسکیٹو آئل کیلئے ہر دو کمپنیوں کو ہر شہر میں سٹاکسٹوں کی ضرورت ہے

۱- **راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ**

بشیر جنرل سٹور گول بازار ربوہ

۲- **کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کرشن نگر لاہور**

شیخ عنایت اللہ اینڈ سنز انارکلی لاہور

اشرت میڈیکل اینڈ جنرل سٹور بیرون دہلی دروازہ لاہور

ٹائم ٹیبل اڈہ ربوہ

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ ربوہ

نمبر شمار	ربوہ تا لاہور	ربوہ تا خوشاب	ربوہ تا گوجرانوالہ	گوجرانوالہ تا ربوہ
۱	۰ — ۵	۴۵ — ۷	۱۵ — ۶	۰۰ — ۹ بھیرہ کیلئے
۲	۳۰ — ۷	۳۰ — ۱۱ دریا خان	۰ — ۱۱	۰ — ۲ جوہر آباد
۳	۳۰ — ۱۰	۴۵ — ۲	۴۵ — ۲	۰۰ — ۷ بھیرہ کیلئے
۴	۱۵ — ۱۲	۴۵ — ۵		
۵	۱۵ — ۳	۴۵ — ۷		
۶	۱۵ — ۶	۳۰ — ۱		

بکنگ کیلئے پندرہ منٹ پہلے تشریف لاویں (اڈہ انچارج)

اڈہ انچارج طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ ربوہ

اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں

کارڈ آنے پر **مفت**

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

مرکزی ملازموں کی تنخواہوں میں یکم جولائی سے دس فیصد عبوری اضافہ

تنخواہ کی سفارشات پر قطعی فیصلہ بعد میں کیا جائے گا

راولپنڈی ۲۱ر اگست۔ صدر ایوب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جب تک تنخواہ اور ملازمتوں کے کمیشن کی سفارشات پر کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا جاتا چھ سو روپے ماہانہ تک مشاہرہ پانے والے مرکزی سرکاری ملازموں کی بنیادی تنخواہوں میں عارضی طور پر دس فی صد اضافہ کر دیا جائے ہر مرکزی سرکاری ملازم کی تنخواہ میں اس فیصلہ کے تحت یکم جولائی ۶۲ء سے کم از کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ ۲۵ روپے ماہانہ تک کا اضافہ کیا جائے گا۔ ڈاک و تار ٹیلیفون اور محکمہ دفاع کے سول ملازم اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں گے۔

وزیر خزانہ مسٹر عبدالقادر نے کل ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دفاعی افواج کی تنخواہوں میں اضافہ کی کمیٹی کمیشن کی سفارشات پر غور کر رہی ہے اور اس کی رپورٹ ملتے ہی اس ضمن میں بھی فیصلہ کر لیا جائے گا۔ مسلح افواج کے ملازموں کی تنخواہوں میں اضافے سے متعلقہ فیصلے کا اطلاق بھی یکم جولائی سے ہوگا۔

وزیر خزانہ مسٹر عبدالقادر نے کہا کہ تنخواہوں میں یہ اضافہ عارضی ہوگا اور سرکاری ملازموں کی تنخواہوں میں اضافہ کے متعلق بعد میں جو آخری فیصلہ کیا جائے گا یہ عارضی اضافہ اسی میں شامل کر دیا جائے گا۔ مسٹر عبدالقادر نے کہا کہ عبوری امداد کے اس فیصلہ پر عملدرآمد سے مرکزی حکومت کے سالانہ اخراجات میں چار پانچ کروڑ روپیہ سالانہ تک کا اضافہ ہو جائے گا۔

یہ امداد محکمہ ڈاک تار اور ٹیلیفون کے ملازموں اور محکمہ دفاع کے ایسے سول ملازموں کو دی جائے گی جو چھ سو روپے تک ماہانہ تنخواہ پاتے ہیں۔ ایسے سرکاری ملازم جن کی تنخواہ اور الاؤنسوں کی مجموعی رقم چھ سو بیس روپے ماہانہ بنتی ہے۔ ان کے مشاہرہ میں معمولی رد و بدل کیا جائے گا۔ البتہ ایسے مرکزی ملازم جن کی تنخواہ کا انحصار مقامی حالات یا منڈیوں کے نرخوں پر ہے انہیں یہ امداد نہیں دی جائے گی

وزیر خزانہ نے کہا کہ اس رعایت سے مرکزی حکومت کے نوے فی صد سے زیادہ ملازموں کو فائدہ پہنچے گا۔ انہوں نے کہا کہ عبوری امداد کسی قطعی فامولے کی بنیاد پر نہیں دی گئی بلکہ سرکاری ملازموں کو فوری رعایت دینے کے مقصد سے یہ اقدام کیا گیا ہے۔ آپ نے کہا کہ مرکزی حکومت کے تمام چھوٹے اور متوسط طبقہ کے ملازموں اور گریڈ دوم کے افسروں اور کلاس I کے بعض افسروں کو بھی اس رعایت سے فائدہ پہنچے گا۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اعلیٰ حکام کی تنخواہوں میں اضافہ کے سوال پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔ مسٹر عبدالقادر نے کہا کہ تنخواہ کمیشن کی سفارشات پر عملدرآمد کے لئے رپورٹ کا گہری توجہ سے مطالعہ کیا جا رہا ہے اور یہ بات درست نہیں کہ سرمایہ کی کمی کے باعث سفارشات پر عملدرآمد روک لیا گیا ہے انہوں نے کہا کہ جب کمیشن کی بیشتر سفارشات نافذ ہو جائیں گی تو سرکاری ملازموں اور محکموں کے ڈھانچے میں واضح اور بین تبدیلیاں ہو جائیں گی۔

صوبائی گورنر ملک امیر محمد خاں نے بتایا کہ ستمبر کے اوائل میں سرکاری افسروں کی اعلیٰ سطح کی ایک میٹنگ ہوگی جس میں سیم زدہ علاقوں میں آبیانہ کی یکساں شرح کے بارے میں کوئی فیصلہ کیا جائے گا۔ آپ نے مزید بتایا کہ مرکزی ملازمین کی طرح صوبائی ملازمین کو بھی تنخواہ میں دس فی صد عبوری اضافہ دیا جائے گا

ملک امیر محمد خاں کل شام کراچی سے بذریعہ ٹرین لاہور پہنچے گورنر نے چھاؤنی ریلوے سٹیشن پر مقامی اخبارات کے نمائندوں سے بات چیت کے دوران بتایا کہ چوہڑکانہ اور جڑانوالہ صالح ریکلیمیشن پراجیکٹس سے متاثرہ زمینداروں کا معاملہ زیر غور ہے ستمبر کی پہلی یا دوسری تاریخ کو اعلیٰ سطح کی ایک میٹنگ میں یہ مسئلہ دوبارہ زیر بحث آئے گا جس کے بعد آبیانہ کی یکساں شرح کے بارے میں کوئی حتمی فیصلہ کیا جائیگا

آپ نے ایک سوال پر بتایا کہ مرکزی حکومت نے ملازموں کی تنخواہوں میں دس فی صد عبوری اضافہ کا جو اعلان کیا ہے اس سے صوبائی ملازمین بھی فائدہ حاصل کریں گے اور انہیں بھی یکم جولائی سے اضافہ شدہ تنخواہ دی جائے گی۔

چاول کی نئی قسم کی دریافت

حیدرآباد ۲۱ر اگست۔ دو پاکستانی ماہرین نے محکمہ زراعت کے تعاون سے متعدد تجربات کے بعد باسمتی چاول کی ایک نئی اور اعلیٰ قسم دریافت کی ہے جسے "ڈوکری باسمتی" کا نام دیا گیا ہے۔ ڈوکری باسمتی چاول کی خصوصیات یہ ہیں کہ اس پودے کو کیڑا بہت کم نقصان پہنچاتا ہے۔ اسکی فصل اڑھائی تین ماہ میں پک کر تیار ہو جاتی ہے جبکہ عام چاول کی فصل چار سے پانچ ماہ میں تیار ہوتی ہے۔ چاول نہایت باریک اور خوشبودار ہوتا ہے۔ پیداوار عام قسموں کی نسبت ڈیڑھ گنا فی ایکڑ ہے۔ ڈوکری باسمتی کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اسکے پودے کے لئے مستقل طور پر پانی کی ضرورت نہیں۔ یہ خشک زمین میں پھل پھول سکتا ہے۔ اس طرح ڈوکری باسمتی چاول کی کاشت سے سیم کا خطرہ کم پیدا ہوگا۔

روس نے ایک اور ایٹمی تجربہ کیا

سٹاک ہالم ۲۱ر اگست روس نے کل ایک اور ایٹمی دھماکہ کیا ہے روس کے ایٹمی تجربات دوبارہ شروع ہونے کے بعد یہ تیسرا ایٹمی دھماکہ ہے۔

"حکومت تمام دیہی سکولوں میں زراعتی تعلیم کی سہولتیں مہیا کرے گی"

لائل پور زراعتی یونیورسٹی میں نئی تعلیمی سکیم کے افتتاح کے موقع پر وزیر تعلیم کا اعلان

لائل پور ۲۱ر اگست مغربی پاکستان کی وزیر تعلیم بیگم محمودہ سلیم نے کل یہاں مغربی پاکستان زرعی یونیورسٹی میں زراعت کے ڈگری اور پوسٹ گریجوایٹ کورس کے لئے نئی تعلیمی سکیم کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ اس سکیم کا مقصد زرعی سائنسدان پیدا کرنا ہے جو زراعت سے متعلق مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں گے حکومت تمام دیہی سکولوں میں زراعتی تعلیم کی سہولتیں مہیا کرنے کا عزم رکھتی ہے۔

بیگم محمودہ سلیم نے اپنے خطاب میں مزید کہا کہ زراعت ملک کی بنیادی صنعت ہے اور پاکستان کی آبادی کی عظیم اکثریت کو روزگار مہیا کرتی ہے۔ گھریلو اقتصادیات کی موجودہ تربیت شہری نوعیت کی ہے۔ اور بالائی و درمیانہ طبقہ کی ضروریات پوری کرتی ہے مجھے ذاتی تجربہ ہے کہ دیہاتی خواتین اپنے خاندان اور فارم کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنیکی خواہش رکھتی ہیں۔ وزیر تعلیم نے اس میدان میں یونیورسٹی کے تعاون کی تعریف کی اور کہا کہ حکومت تمام دیہی سکولوں میں زراعت کی تعلیم کی سہولتیں مہیا کرنے کا عزم رکھتی ہے۔ آپ نے تجویز پیش کی کہ زراعت کی تعلیم دینے والے اساتذہ کی تربیت کے لئے ایک مکمل فیکلٹی قائم کی جائے۔ وزیر تعلیم نے کہا میں چاہتی ہوں کہ لائل پور میں ایک مضبوط زراعتی یونیورسٹی قائم ہو۔

یونیورسٹی کے وائس چانسلر مسٹر زیڈ اے ہاشمی نے اپنی تقریر میں بتایا کہ زراعتی سکولوں کے اساتذہ کے لئے زراعت کے بارے میں اردو میں پانچ ابتدائی کتب شائع کی گئی ہیں۔ کسانوں کے لئے بھی اردو میں ایک کتاب شائع کی جا رہی ہے۔

داخلہ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں گیارہویں کلاس کا داخلہ یکم ستمبر ۱۹۶۲ء سے شروع ہوگا اور دس روز تک جاری رہے گا۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر معہ پرووژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ ۲۸ر اگست تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ داخلہ فارم و پراسپکٹس دفتر کالج سے حاصل کریں۔

مستحق طالبات کو فیس کی مراعات اور وظائف دئے جاتے ہیں۔ باہر سے آنیوالی طالبات کے لئے ہوسٹل کا انتظام ہے اخراجات تمام خواتین کالجز سے کم ہیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

درخواستِ دعا

میرے چچا مکرم شیخ فیض قادر صاحب آف کراچی کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ آج کل ان کی طبیعت زیادہ خراب ہے اسی طرح میرے بہنوئی مکرم ملک بشیر الحق صاحب لاہور میں بیمار ہیں احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ براہ کرم ہر دو کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ان کی جملہ پریشانیوں کو بھی دور فرما دے آمین۔

(خاکسار شیخ نور الحق ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴